قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا | اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام مسیح موعود)

الفضل

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا (الہام مسیح موعود)

فہرست مضامین

جلد ۵ | ۲۰- اکتوبر ۱۹۱۷ء | شنبہ | مطابق ۳ محرم الحرام ۱۳۳۵ھ | نمبر ۳۲

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کو کھانسی کی شکایت ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ خدا تعالیٰ صحت دے۔

حضرت نواب صاحب قبلہ مع اہل و عیال شملہ سے مالیر کوٹلہ تشریف لے آئے ہیں۔

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے خاندان میں خیر و عافیت ہے۔ جناب ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین کی خوشدامن صاحبہ ۱۸- اکتوبر کو فوت ہوگئیں۔ حضرت امام نے جنازہ پڑھایا۔ اور مرحومہ بہشتی مقبرہ میں دفن کیگئیں۔ نیز شیخ عبد الرحیم صاحب بی اے مدرس تعلیم الاسلام کا چھوٹا لڑکا محمد عبد اللہ چند روز عارضہ بخار بیمار رہ کر ۱۰ تاریخ کو فوت ہوگیا انا للہ وانا الیہ راجعون احباب

اخبار احمدیہ

لنڈن میں جلسہ تبلیغ و قبول اسلام

پہلی چٹھی ۹- ستمبر کی شام کو مسجد کے ہال میں جو نمبر ۲ اسٹار اسٹریٹ ڈبلیو نمبر ۲ ایجویر روڈ شہر لنڈن میں ہے حضرت مولانا مفتی محمد صادق صاحب نے ایک لیکچر بزبان انگریزی اس مضمون پر دیا کہ انسان کی زندگی کا مقصد کیا ہے۔ اور وہ کیونکر حاصل ہو سکتا ہے اور نہایت خوش اسلوبی سے دکھایا کہ وہ مقصد حصول رضائے الٰہی ہے۔ اور بجز اسلام کہیں مل نہیں سکتا سامعین انگریز مردوں اور عورتوں کا خاصہ مجمع تھا۔ سب پر اچھا اثر ہوا۔ بعد لیکچر سوالات کی اجازت دیگئی اور دلچسپ بحث ہوئی۔ ایک معزز خاتون بنام مس ے میل مشرف باسلام ہوئی۔ اور مفتی صاحب نے اس کا اسلامی نام میمونہ رکھا ہے۔ (عبد الحی عرب مولوی فاضل۔ از لنڈن)

دوسری چٹھی ۱۶- ستمبر کو قاضی عبد اللہ صاحب بی اے نے تائید اسلام میں ایک پر زور لیکچر دیا جس سے سامعین بہت محظوظ ہوئے۔ انگریز مردوں اور عورتوں کا خاصا مجمع تھا۔ بعد لیکچر سوال و جواب کی عام اجازت دی گئی اور بہت دلچسپ مباحثہ ہوا۔ دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا اور حاضرین اسلام کے متعلق اچھا اثر لے گئے۔ ایک بلجین نوجوان جنکو خصوصیت سے تبلیغ کی گئی تھی مشرف باسلام ہوئے پہلا نام مسٹر لوریٹ رالمین ہے اسلامی نام عبد اللہ رکھا گیا ایک اور صاحب مسٹر جیکین صاحب نے بہت خط و کتابت و تبلیغ اور رد و قدح کے بعد نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و مسیح موعود کی نبوت کی تحریری تصدیق کی اور اسلامی نام سعدی احمد اپنے لئے پسند کیا (مفتی محمد صادق صاحب)

فہرست نومبائعین

بابت ماہ ستمبر ۱۹۱۴ء

یہ نمبر شمار جنوری ۱۹۱۴ء سے شروع ہوتا ہے مگر اسے بالکل مکمل نہ سمجھنا چاہیئے۔ بعض ایسے لوگ جو قادیان آکر بیعت کرتے ہیں ان کے نام محفوظ رکھنے کی اس وقت تک کوئی مناسب تدبیر نہیں کی گئی۔ پھر بعض ڈاک کے ذریعہ بیعت کرنے والوں کے نام بھی مہتمم ڈاک کی فہرست سے کسی نہ کسی باعث سے رہجاتے ہیں دفتر الفضل کو جس قدر نام مہیا ہو سکتے ہیں ان کو شائع کر دیا جاتا ہے اور یہ انھیں کا نمبر شمار ہے (ایڈیٹر)

۱۰۰۷ پیر محمد صاحب .. یادگیر
۱۰۰۸ محمد اسمٰعیل صاحب .. ۔ رر
۱۰۰۹ محمد اسحٰق صاحب .. رر
۱۰۱۰ محی الدین صاحب .. رر
۱۰۱۱ عبدالحمید صاحب .. رر
۱۰۱۲ زہرہ بی بی .. .. رر
۱۰۱۳ ہاجرہ بی بی .. .. رر
۱۰۱۴ محمد یعقوب صاحب .. رر
۱۰۱۵ عبدالرحیم صاحب .. رر
۱۰۱۶ اہلیہ عبدالرحیم صاحب .. رر
۱۰۱۷ عبداللہ صاحب .. رر
۱۰۱۸ محمد عبدالغفار صاحب .. رر
۱۰۱۹ فتح محمد صاحب لدھیانہ
۱۰۲۰ اہلیہ رحیم بخش صاحب .. پشاور
۱۰۲۱ نانی صاحبہ عبدالسلام صاحب مالیرکوٹلہ
۱۰۲۲ قاری نعیم الدین صاحب بنگال
۱۰۲۳ نور الحسن بجنوری صاحب بمبئی
۱۰۲۴ مسماۃ بی بی رانی .. .. لاہور
۱۰۲۵ راج بی بی .. .. رر
۱۰۲۶ سہراں بی بی .. .. رر
۱۰۲۷ کرم بھری .. .. رر
۱۰۲۸ فاطمہ .. .. .. لاہور
۱۰۲۹ رابعہ بی بی .. .. .. سیالکوٹ
۱۰۳۰ مہتاب بی بی .. .. رر
۱۰۳۱ دولت بی بی .. .. رر
۱۰۳۲ نور محمد صاحب .. .. گوڑگانواں
۱۰۳۳ بشیر الرحمن صاحب .. بنگال
۱۰۳۴ حافظ فیض محمد خاں صاحب ہوشیارپور
۱۰۳۵ فضل الٰہی صاحب .. گورداسپور
۱۰۳۶ عبدالحمید صاحب .. جالندھر
۱۰۳۷ مراد علی صاحب .. .. سرہند
۱۰۳۸ محمد حسن صاحب .. سہارنپور
۱۰۳۹ محمد بخش صاحب .. رر
۱۰۴۰ رفیق احمد صاحب .. رر
۱۰۴۱ محمد صدیق صاحب .. رر
۱۰۴۲ علیم الدین صاحب .. رر
۱۰۴۳ محمد صدیق صاحب دوئم .. رر
۱۰۴۴ منصب علی صاحب .. .. رر
۱۰۴۵ منصب علی صاحب دوم رر
۱۰۴۶ نظام الدین صاحب .. رر
۱۰۴۷ محمد ابراہیم صاحب .. .. رر
۱۰۴۸ جلیل احمد صاحب .. رر
۱۰۴۹ جمعیت صاحبہ .. رر
۱۰۵۰ محمد قاسم صاحب .. .. رر
۱۰۵۱ رحمت صاحبہ .. رر
۱۰۵۲ محمد اسمٰعیل صاحب .. رر
۱۰۵۳ رحمت علی صاحب دوم رر
۱۰۵۴ محمد صدیق صاحب سوم ... رر
۱۰۵۵ مسماۃ عظیمن .. .. رر
۱۰۵۶ اللہ دی .. .. رر
۱۰۵۷ سکینہ .. .. رر
۱۰۵۸ شہزادی .. .. .. رر
۱۰۵۹ صغرا .. .. رر
۱۰۶۰ سعیدا .. .. .. رر
۱۰۶۱ کلثوم .. .. رر
۱۰۶۲ مجیدا .. .. .. سہارنپور
۱۰۶۳ خاتون .. .. رر
۱۰۶۴ مولا بخش صاحب .. جالندھر
۱۰۶۵ میاں خانصاحب .. گجرات
۱۰۶۶ سالار الدین صاحب .. سہارنپور
۱۰۶۷ نور احمد صاحب .. سندھ
۱۰۶۸ حاکم صاحب .. سیالکوٹ
۱۰۶۹ محمد الدین صاحب .. گوجرانوالہ
۱۰۷۰ عثمان صاحب .. ڈیرہ غازیخاں
۱۰[illegible] بیگم بی بی .. .. گورداسپور
۱۰۷۲ زینب .. .. رر
۱۰۷۳ اہلیہ حسن محمد .. .. لاہور
۱۰۷۴ شیخ حاجی محمد صاحب .. رر
۱۰۷۵ مسماۃ جعفری بیگم .. علاقہ نظام حیدرآباد
۱۰۷۶ محمد افضل خانصاحب .. ملنگمری
۱۰۷۷ عبدالغفور نومسلم صاحب .. بمبئی
[illegible]۸ مولوی عبدالغفور صاحب رر
۱۰۷۹ شیخ ولی محمد صاحب .. ہوشیارپور
۱۰۸۰ اہلیہ احمد بیگ صاحب کوئٹہ
۱۰۸۱ علی بخش صاحب .. ہوشیارپور
۱۰۸۲ افسر الدین صاحب .. بنگالہ
۱۰۸۳ محمد صدیق صاحب .. لاہور
۱۰۸۴ فاطمہ .. .. گوجرانوالہ
۱۰۸۵ آمنہ بی بی .. .. .. لاہور
۱۰۸۶ عبدالغنی صاحب .. .. سیالکوٹ
۱۰۸۷ امام الدین صاحب .. رر
۱۰۸۸ چودھری رحمت علی خانصاحب لاہور
۱۰۸۹ اہلیہ عبداللہ صاحب گجرات
۱۰۹۰ سردار محمد صاحب .. رر
۱۰۹۱ علی محمد صاحب .. .. ملتان
۱۰۹۲ حافظ عبدالرحمن صاحب .. لاہور
۱۹۳ محمد عبدالغنی صاحب .. رر
۱۰۹۴ شیخ نذیر احمد صاحب .. رر
۱۰۹۵ شیخ اللہ بخش صاحب رر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دار الامان ۲۰ - اکتوبر ۱۹۱۶ء

اکرام ضیف

مہمان نوازی

چونکہ اس زمانہ میں جماعت احمدیہ ہی خدا کے فضل و کرم سے حقیقی اسلام کی حامل اور پیرو ہے اور اسی کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ وہ متاع گم گشتہ دستیاب ہوئی ہے جو ساڑھے تیرہ سو سال ہوئے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے۔ اس لئے اس کے لئے نہایت ضروری اور لازمی ہے کہ زندگی کے ہر شعبہ اور معیشت کی ہر حالت میں بانی اسلام علیہ التحیۃ والسلام کے ارشادات پر اس عمدگی اور خوبی سے عمل پیرا ہو کر دیکھنے والوں کے لئے سبق اور بعد میں آنے والوں کے لئے نمونہ ٹھیرے۔

خدا تعالیٰ کا یہ احسان اور فضل ہے کہ اس وقت جب کہ اہل دنیا کنتم علی شفا حفرۃ من النار کے پورے پورے مصداق ہو رہے تھے ہم پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ فانقذکم منہا کا انعام ہوا۔ اور فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا کی نعمت ہم کو ملی۔ ہمارے دل ایک دوسرے کی محبت والفت سے بھر گئے۔ ہمیں اپنے غیر احمدی عزیزوں اور رشتہ داروں سے احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی کا دعویٰ کرنے والے پیارے معلوم ہونے لگے اور ہم میں بے نظیر یگانگت اور اتحاد پیدا ہو گیا۔ اس لئے ہمیں اگر حضر میں کوئی چیز خوشی اور فرحت دینے والی ہو سکتی ہے تو وہ اپنے احمدی بھائیوں کی رفاقت اور اگر سفر میں کوئی بات راحت اور آرام پہنچانے والی ہو سکتی ہے تو احمدی دوستوں کی ملاقات۔ یہی وجہ ہے کہ بالعموم ایسا ہوتا ہے کہ اکثر احمدی بھائی سوائے کسی خاص ضرورت کے اپنے غیر احمدی رشتہ داروں وغیرہ کے ہاں ٹھیرنے کی نسبت احمدی احباب کے پاس ٹھہرنا پسند کرتے ہیں۔

اس طرح چونکہ ہماری جماعت کے لوگوں کو وقتاً فوقتاً ایک دوسرے کے ہاں بطور مہمان وارد ہونے کے موقع ملتے رہتے ہیں۔ اس لئے ہم کسی قدر اختصار کے ساتھ مہمان نوازی کے متعلق کچھ حوالہ قلم کرنا چاہتے ہیں تاکہ اس شرف انسانیت صفت کو احسن اور اکمل طور پر سر انجام دیکر ہم محبت والفت کے اس پودے کی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے دلوں میں لگایا ہے عمدگی سے آبیاری کر سکیں اور اس کے شیریں پھلوں کی حلاوت سے بیش از بیش شیریں کام ہو سکیں

مہمان نوازی کی فضیلت محتاج بیان نہیں۔ اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہایت پر زور ارشادات اور احکام احادیث کی کتب میں موجود ہیں۔ پھر ہماری آنکھوں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل بروز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طرز عمل کو دیکھا ہے کہ آپ مہمانوں کی خاطر اور مدارات کا کس قدر خیال رکھتے اور نہ صرف خیال رکھتے تھے۔ بلکہ خود بہ نفس نفیس مہمان کی تواضع میں منہمک ہو جاتے اللہ اللہ وہ عظیم الشان انسان جسے اس ظلمت و تاریکی کے زمانہ میں مشعل ہدایت بنا کر بھیجا گیا جو دنیا کی اصلاح کے لئے مامور کیا گیا اور جس کے سپرد اتنا بڑا کام کیا گیا جس کے سنبھالنے کی طاقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس وقت تک کسی میں نہ پائی گئی اس کے پاس جب کوئی مہمان آتا تو وہ اس توجہ سے اس کی خاطر و تواضع میں مشغول ہو جاتا۔ کہ گویا اسے کوئی اور کام ہی نہیں ہے۔ اسے کوئی فکر ہی نہیں ہے۔ لیکن کیا واقعہ میں ایسا ہی تھا۔ نہیں۔ ہرگز نہیں۔ اس برگزیدہ خدا کا ایک ایک لمحہ اور ایک ایک سیکنڈ نہایت قیمتی تھا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے ہر وقت دنیا کی اصلاح کا نہایت مشکل اور وسیع کام پڑا تھا۔ اس کے دل میں مخلوق خدا کے گمراہ اور پر عیب ہونے کی وجہ سے سخت درد تھا۔ اسے ایک منٹ فرصت نہ تھی۔ جاگتے ہوئے اگر اس کی آنکھیں دنیا کی بے دینی اور گمراہی کو دیکھ کر اشکبار رہتیں تو دماغ اس کے دور کرنے کی تدابیر سوچ رہا ہوتا تھا۔ سوتے ہوئے اگرچہ اس کی آنکھیں بند ہوتی تھیں۔ لیکن روح آستانہ الوہیت پر اسلام کی ترقی اور برتری کے لئے بے قرار ہو کر تڑپ رہی ہوتی تھی۔ غرضکہ کوئی لمحہ اور کوئی سیکنڈ ایسا نہ تھا جس میں آپ کو فارغ کہا جا سکے لیکن باایں ہمہ مصروفیت و مشغولیت آپ کی مہمان نوازی سے جن خوش نصیب اصحاب کو مستفیض ہونے کا موقع میسر ہوا ہے ان سے پوچھنا چاہئے کہ آپ کیسے مہمان نواز تھے۔ اور مہمانوں کی کس قدر مدارات کرتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل متبع اور اکمل بروز تھے۔ اس لئے آپ نے ہر ایک امر میں جو نمونہ پیش کیا وہی آپ کی شان کے شایاں تھا۔ لیکن ہمارا ابھی تو فرض ہے کہ ہم جن کے سامنے خدا تعالیٰ کے دو برگزیدہ انسانوں کے نہایت روشن اور واضح نمونے موجود ہیں اور جن کی اتباع ہم اپنے لئے دارین کی کامیابی و کامرانی سمجھتے ہیں حسب طاقت اور ہمت ان کی پیروی کرنے کی کوشش کریں۔

مہمان نوازی کے متعلق حضرت مسیح موعود کا اسوہ حسنہ پیش کیا جا چکا ہے۔ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات بیان کئے جاتے ہیں۔ جن سے اس کے مختلف پہلوؤں پر بھی روشنی پڑتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ (صحیحین) کہ جو شخص خدا تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اپنے

ہمسائے کو تکلیف نہ دے - اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ بھلائی کی بات منھ سے نکالے ورنہ چپ رہے -

اس حدیث سے پتہ لگتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کے لئے یہ بہت ضروری قرار دیا ہے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے - یعنی اسے خندہ پیشانی سے ملے عزت سے جگہ دے - اور حسب مقدور کھانا وغیرہ کھلائے - یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اکرام ضیف کا ارشاد فرماتے ہوئے ساتھ ہی پڑوسی کو ایذا نہ پہنچانے اور بھلی بات کہنے ورنہ چپ رہنے کا حکم دیا ہے - یہ تینوں حکم علیحدہ علیحدہ بھی پرحکمت ہیں - لیکن ان میں ایک لطیف ربط و تعلق ہے - اور وہ یہ کہ مہمان کے ساتھ بدخلقی یا ترش روئی اور بے مروتی سے وہی لوگ پیش آیا کرتے ہیں جن میں احسان و مروت - ہمدردی و محبت کے جذبات نہیں پائے جاتے - اور جو کسی کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا نہیں جانتے اس قسم کے انسان جب ایک مہمان کے ساتھ جو ایک آدھ دن ان کے ہاں گذارنا چاہتا ہے حسن اخلاق اور مروت کے ساتھ نہیں پیش آسکتے تو ان ہمسایوں سے ان کا کب اچھا برتاؤ ہوگا - جو چوبیس گھڑی آٹھوں پہر ان کے پاس رہتے ہیں - اس لئے آنحضرت صلعم نے مہمان نوازی کی تاکید فرماتے ہوئے پڑوسی سے بھی حسن سلوک کرنے کی تاکید فرمادی - تاکہ دوسروں سے نیک سلوک اور عمدہ برتاؤ کرنے کی ایسی صفت پیدا ہو جس کا اظہار نہ صرف ایک آدھ دن ٹھہرانے والے مہمانوں کی آمد پر ہو بلکہ ہر وقت ہی ہوتا رہے - کیونکہ پڑوسی تو ہر وقت ہی پاس رہتے ہیں اور جب کسی انسان میں ایسے اخلاق پیدا ہو جائیں تو پھر اسے اور زیادہ وسعت اخلاق کا حکم دیا گیا ہے کہ خدا کی تمام مخلوق سے اس کا ایسا سلوک ہو - یا اگر انھیں کوئی بات بتائے تو بھلائی اور نیکی ہی کی بتلائے ورنہ چپ رہے -

اس تعلیم سے پتہ لگتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیرؤوں میں کیسے اعلےٰ درجہ کے اخلاق پیدا کرنا چاہتے ہیں - لیکن اس کی بنیاد آپ نے اکرام ضیف پر رکھی ہے - پس جو انسان اس مرتبہ کو حاصل کر لیگا وہ آگے بھی بڑھتا جائیگا اور اس کا فیض وسیع ہوتا جائیگا -

مبارک ہیں وہ لوگ جنہیں خدا تعالیٰ نے اس کی توفیق دے رکھی ہے - ہم سب کو چاہئے کہ حتی المقدور اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں اور اپنے مہمانوں کی خدمت گذاری کرکے اعلیٰ اخلاق کا ثبوت دیں -

ہمارا لنڈن مشن

مسٹر شیر حسین قدوائی کی جو لندنی چٹھی ہمدم لکھنؤ نے شائع کی تھی وہی ہمعصر مدینہ بجنور نے بھی شائع کی ہے اس کے متعلق ایک نہایت زبردست مضمون الفضل میں شائع ہو چکا ہے - مگر چونکہ اخبار مدینہ میں بھی اس چٹھی کے اندراج سے قبل ایک ایڈیٹوریل نوٹ میں ہمارے خلاف زہر اگلا گیا ہے اس لئے ضرورت ہے کہ اس کا جواب دیا جائے -

ہم بارہا لکھ چکے ہیں اور اب علی الاعلان کہتے ہیں کہ ہمارے مخالف صداقت پر قائم رہ کر ہمارے مقابلہ میں خدا کے فضل سے ہرگز نہیں ٹھہر سکتے - اس لئے انھوں نے یہ شیوہ اختیار کر رکھا ہے کہ ہمارے عقائد یا ہمارے اعمال کے متعلق ایسی باتیں ہماری طرف منسوب کر دیتے ہیں جو سراسر غلط ہوتی ہیں

چنانچہ یہی طریق اخبار مدینہ بجنور نے اختیار کیا ہے - لکھتا ہے کہ -

"اس باحمیت قادیانی فرقہ کی ستم ظریفانہ ڈھٹائی دیکھو کہ جب چندہ کی ضرورت ہوتی ہے تو پھر ہمارے سامنے دست سوال دراز کیا جاتا ہے" (۱۳ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۷ء)

اس کے متعلق ہم سوائے اس کے اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ یہ محض غلط اور بالکل جھوٹ ہے - کہ ہم ان لوگوں سے چندہ مانگتے ہیں - کیا مدینہ کا باخبر ایڈیٹر کوئی نظیر بتا سکتا ہے کہ قادیانی مبلغین نے کبھی ان لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کیا یا ان سے کوئی رقم حاصل کی ہم کامل یقین اور پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ وہ ایک نظیر بھی پیش نہیں کر سکتے - پھر کیا ہم امید رکھیں کہ وہ اپنے اخبار میں اس غلط بیانی کی تردید کریں گے -

یہ امر واقعہ ہے کہ جماعت احمدیہ قادیان کے مبلغ آپ لوگوں کے ہاتھوں کی طرف ہرگز نہیں دیکھتے - بلکہ ان کی نظر آسمان کی طرف ہے - اور وہی خدا جس نے مسیح موعود کو اس پُر ظلمت وقت میں برپا کیا وہی خدا اب بھی اپنے نبی کی رسالت کے حاملوں کے اکل و شرب اور دوسری ضروریات کا خود کفیل ہے اور ہوگا اور اسی نے ان چند افراد کے دلوں کو حسب وعدہ خود ینصرک رجال نوحی الیھم اپنے قبضہ میں کرکے ان میں وہ طاقت بھر دی ہے کہ آپ لوگ باوجود کثرت کے کروڑوں تک کی تعداد میں دنیا میں دائر و سائر ہیں ایثار کے لحاظ سے ان کا ہرگز مقابلہ نہیں کر سکتے - یہی قلیل جماعت انشاء اللہ اس پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچائیگی - جو اس کو ملا ہے - یہ آپ لوگوں کا اپنی نسبت غیر حقیقی حسن ظن ہے کہ آپ لوگوں سے ہم خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے کچھ مانگتے ہیں - بحمداللہ ہم آپ لوگوں کے محتاج نہیں اور ہم آپ لوگوں کو اپنی مدد کے لئے بلانا خدا کے سچے وعدے اور اس کے فعل کی ہتک سمجھتے ہیں -

آپ کے سامنے اگر خواجہ کمال الدین صاحب دست سوال دراز کرتے ہیں تو وہ "قادیانی مشنری" نہیں - ان پر احسان جتاتے ہوئے آپ کیوں "یہ ستم ظریفی" کرتے ہیں کہ مفتی صاحب کو بھی اپنی سخاوتوں کا مرہون سمجھنے لگے ہیں -

بالآخر ہم مدینہ اور تمام دوسرے اس خیال کے اخبارات کو مطلع کرتے ہیں کہ یہ آپ لوگوں کا سراسر غلط الزام ہے کہ ہم آپ لوگوں سے کچھ مانگتے یا لیتے ہیں - نہ ہم آپ سے مانگتے ہیں نہ لیتے ہیں - بلکہ جو کچھ خدا ہمیں دیتا ہے اس میں سے جو کچھ ہو سکتا ہے خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پس آپ غلط الزام لگانے چھوڑ دیں - کیونکہ کامیابی افترا پردازی میں نہیں - بلکہ صداقت شعاری میں ہے

فضیلت اسلام

افاضات حضرت خلیفۃ المسیح ثانی

(نوشتہ بابو فضل احمد صاحب بٹالوی)

ایک بنگالی بابو صاحب حضرت خلیفۃ المسیح کی ملاقات کے لئے بمقام شملہ تشریف لائے - اور بعد سلام انگریزی میں عرض کیا کہ میں ریل میں ذوالفقار علی خاں صاحب (واقف رامپور) کا ہم سفر تھا - ان سے مجھے حضور کی آمد اور حضور کے ایک باخدا بزرگ عالیقدر اور مشہور انسان کے صاحبزادہ ہونے کا علم ہوا - اس سے میرے دل میں شوق پیدا ہوا کہ میں آنجناب کی زیارت سے مستفیض ہوں - آج سے پہلے ایام میں لگاتار بارش نے مجھے جناب کی ملاقات کا موقعہ نہ دیا - اس لئے آج کچھ دن دیر کرکے حاضر خدمت عالی ہوا ہوں - اور مذہب کے متعلق حضور سے کچھ سننا چاہتا ہوں - اس پر حضور نے ان کی تشریف آوری پر خوشی کا اظہار فرمایا - اور مفصلہ ذیل تقریر اردو میں فرمائی -

جناب چودھری ظفر اللہ خانصاحب بی - اے بیرسٹر ایٹ لا نے ترجمانی کا کام سرانجام دیا - اور حضرت کی تقریر کا سلسلہ جو قریباً ۱۰ منٹ تک جاری رہتا تھا چوہدری صاحب موصوف ذہن میں اسی ترتیب سے رکھ لیتے تھے اور پھر انگریزی میں ترجمہ کرتے وقت سلسلہ وار اس روانی سے ادا کرتے تھے اور زبان میں ایسی فصاحت اور بلاغت تھی کہ بے ساختہ آپ کے لئے دل سے دعا نکلتی تھی

حضرت نے فرمایا کہ تمام مذاہب میں کچھ نہ کچھ خوبیاں ہوتی ہیں - اور کوئی مذہب ایسا نہیں ہے جس میں کوئی نہ کوئی خوبی نہ ہو - اگر کوئی ایسا مذہب ہو جس میں کوئی بھی خوبی نہ ہو تو اس کو مذہب کہنا ہی درست نہیں تاہم ممکن نہیں کہ تمام موجودہ مذاہب راستی پر ہوں - اور اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ہر ایک مذہب حق پر ہے - اصل بات یہ ہے کہ گو بعض مذاہب غلطی پر ہیں پھر بھی ان کے قیام کا باعث صداقت ہی ہے - ان مذاہب کے ماننے والے ان صداقتوں کو دیکھتے ہیں - اور مانتے ہیں - ہمارے لئے ان خصوصیات پر غور کرنا ضروری ہے - جن سے کسی خاص مذہب کی صداقت کا علم ہو سکے میں آپ کے سامنے اس وقت اسلام کی کچھ خوبیاں بیان کرتا ہوں جن سے اس کی صداقت ظاہر ہوتی ہے -

مذہب کے معنی عربی زبان میں مذہب کے خاص معنی ہیں - اور وہ یہ کہ مذہب نام ہے اس طریق کا جو روحانیت کی اصلاح کے لئے مقرر کیا گیا ہے - اور طریق راستہ کو کہتے ہیں پس اسلام میں مذہب کے یہ معنی ہوئے کہ خدا تک پہنچانے کا راستہ تو خود لفظ مذہب ہی دلالت کرتا ہے کہ اس کی کیا غرض ہونی چاہئے - پس وہ راستہ جو خدا تک پہنچائے اس کو مذہب کہتے ہیں - جب یہ معلوم ہو گیا کہ مذہب کی غرض خدا تک پہنچانا ہے - تو اب یہ دیکھنا ہے کہ باقی مذاہب اور اسلام میں اصولی طور پر کیا فرق ہے فرق یہ ہے کہ اسلام باقی مذاہب کی طرح محض دعویٰ ہی نہیں کرتا کہ یہ خدا تک پہنچانے کا راستہ ہے - بلکہ ساتھ دلائل بھی دیتا ہے اور مشاہدہ اور تجربہ سے اس کو ثابت کرتا ہے -

اس بات کا ثبوت کہ اسلام خدا تک پہنچا دیتا ہے میں قرآن شریف سے پیش کرتا ہوں - سورہ فاتحہ جو سب سے پہلی اور ایک چھوٹی سی صورت ہے اس میں یہ اصول بیان کئے گئے ہیں - اور باقی قرآن شریف ان کی تفسیر ہے -

اب یہ خیال پیدا ہو گا کہ اسلام سے پہلے بھی جب دیگر مذاہب موجود تھے تو پھر اس کے آنے کی ضرورت کیا تھی یہ تو ممکن ہے کہ جہاں پہلے سے ڈاکٹر موجود ہوں اور کام اتنا بڑھ جائے کہ ان سے پورا نہ ہو سکے - وہاں ایک اور نیا ڈاکٹر آ جائے - مگر مذہب تو ایک ہی ساری دنیا کے لئے کافی ہو سکتا ہے - کیونکہ اس کے استعمال سے اس میں کوئی کمی نہیں آتی - بلکہ یہ اور بھی بڑھتا اور پھیلتا ہے - اور خرچ کرنے سے ختم نہیں ہوتا - تو معلوم ہوا کہ کسی نئے مذہب کے آنے کی یہ دلیل نہیں ہو سکتی اور اس کے لئے یہ مثال درست نہیں ہے -

پھر اسلام کیوں آیا - سورہ بقرہ کی سب سے پہلی آیت میں اس کا جواب ہے -

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مذہب کی غرض خدا تک پہنچانا ہے - اور وہ اس طرح کہ بدیوں بیماریوں نقصوں عیبوں اور کمزوریوں کو روحانیت سے دور کرکے انسان کو خدا تعالیٰ کے آستانہ پر پہنچایا جاوے - اور اس کو اپنے خالق اور مالک کے حضور پیش ہونے کا موقعہ دیا جاوے - اور دنیاوی گندوں سے اس کو نکال کر پاک کر دیا جاوے -

دوسرے مذاہب پر اسلام کو کیا فضیلت ہے - وہ یوں بیان فرمائی الٓمٓ - میں اللہ سب سے زیادہ جاننے والا ہوں - لوگ عام طور پر اعلیٰ درجہ کی تشخیص کرنے والا ڈاکٹر تلاش کرتے ہیں - اور کوئی بھی یہ پسند نہیں کرتا کہ میں کسی ایسے طبیب کے پاس جاؤں جسکو تمام امراض کی تشخیص نہ آتی ہو - اور صرف چند بیماریوں کا علم رکھتا ہو - تو فرمایا کہ یہ نسخہ (قرآن کریم) اس خدا کی طرف سے ہے - جو اعلم ہے - اور ہر ایک انسان کی ہر ایک بیماری کی تشخیص کر سکتا ہے - قرآن شریف نے ایسے الفاظ میں دعوے پیش کیا ہے کہ باقی مذاہب اس دعوے کے ساتھ ہی پیچھے ہٹ جاتے ہیں اور اس قابل نہیں رہتے کہ کوئی زیرک انسان ان کے کمزور دعاوی کے ہوتے ہوئے ان کو اختیار کر سکے -

مثال کے طور پر عیسائیت کو دیکھئے انجیل میں کہیں یہ دعویٰ نہیں کیا گیا کہ یہ خدا کا کلام ہے - بلکہ اس کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ متی کے علم کے مطابق اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کلام کی بناء پر یہ کتاب لکھی گئی ہے حضرت عیسیٰ کے علم کی کیفیت تو اس سے ظاہر ہے کہ جب ان سے سوال کیا گیا کہ قیامت کب آئیگی - تو انھوں نے کہا کہ میں نہیں جانتا بلکہ باپ جانتا ہے - اس سے ثابت ہو گیا کہ حضرت عیسیٰ کا علم کامل علم نہ تھا - بخلاف اس کے قرآن شریف کے نازل کرنے والی وہ ہستی ہے جس کا دعویٰ ہے کہ میں نہ صرف ہر ایک بات کا جاننے والا ہوں - بلکہ سب سے زیادہ جاننے والا ہوں یہ اور بات ہے کہ کسی کا دعویٰ سچا ثابت ہو یا نہ ہو مگر توجہ دلانے کے لئے اور اپنی طرف کھینچنے کے لئے ضروری ہے۔

کہ اس کے دعوے کی اہمیت دوسروں سے بڑھ کر ہو چنانچہ قرآن شریف کے نازل کرنے والے کا ایسا ہی دعویٰ ہے۔ جو دوسری سب الہامی کتابوں سے بڑھکر ہے۔ یعنی یہ کہ میں سب کچھ جانتا ہوں اس دعوے کے مقابل دیگر مذاہب اسلام کے سامنے کھڑے نہیں ہو سکتے۔ پس ضروری ہے کہ روحانی علاج کے لئے سب سے پہلے وہ ہستی تلاش کی جائے جو ہر ایک کمزوری کی تشخیص کر سکتی ہو۔ اور پھر اس کے علاج کا نسخہ لکھنا بھی جانتی ہو۔ کیونکہ نسخہ لکھنا ایک علیحدہ فن ہے۔ ممکن ہے کہ ایک شخص تشخیص تو کر سکے مگر اس کو نسخہ لکھنا نہ آوے۔ یورپ میں بعض ڈاکٹر محض تشخیص کرتے ہیں۔ چنانچہ اپنی [illegible] وغیرہ میں خون وغیرہ کا ملاحظہ کر کے تشخیص تو کر دیتے ہیں۔ مگر نسخہ کے لئے کسی لائق ڈاکٹر کا پتہ بتا دیتے ہیں۔ کہ اس سے نسخہ لکھوا لو۔ مگر قرآن کا نازل کرنے والا تو فرماتا ہے کہ تشخیص کرنے والا اور نسخہ دینے والا ایک ہی وجود ہے۔ اور وہ ہم ہی ہیں۔

اس کے متعلق خیال ہو سکتا ہے کہ آیا یہ علاج ناقص تو نہیں سوم مضر تو نہیں۔ سوم یہ کہ بیفائدہ تو نہیں۔ اس کے متعلق دوسرے مذاہب کے ساتھ اسلام کے احکام کا مقابلہ کر کے دیکھنا چاہئے مسیحیت کہتی ہے کہ اگر کوئی تیرے ایک گال پر تھپڑ مارے تو دوسرا بھی اس کے سامنے کر دے کوئی تیری چادر لے تو کرتہ بھی اتار دے۔ کوئی تجھے ایک میل بیگار لے جائے تو تو اس کے ساتھ دو میل چلا جا۔

اس تعلیم پر عمل کیا جائے تو ہلاکت کی موجب ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اس میں ظالم کو اکسایا گیا ہے اور اس کو ظالمانہ کارروائی کرنے کا موقعہ دیا گیا ہے۔ اسی طرح اور مذاہب کا حال ہے۔ مثلاً آریہ مذہب ہے اس میں نیوگ کی تعلیم ہے جو بڑی حیا سوز اور غیرت کے جذبات کو مٹا دینے والی ہے تو دیگر مذاہب میں ایسی باتیں پائی جاتی ہیں جو انسان کی روحانی حالت کو ترقی دینے کی بجائے اور بھی گرا دیتی ہیں۔ مگر اسلام میں کوئی ایسی تعلیم نہیں پائی جاتی۔ اس کی ہر ایک تعلیم نقصان اور تنزل سے پاک ہے۔

اب سوال ہو سکتا ہے کہ مانا کہ اسلام کی تعلیم اگر کوئی نقصان نہیں پہنچاتی تو فائدہ بھی نہ دیتی ہوگی۔ اس کے متعلق فرمایا۔ ھدی للمتقین۔ متقی کے معنی ہیں روحانی ترقی کے لئے خود کوشش کرنیوالا ہر مذہب میں متقی ہوتے ہیں۔ اور وہ مذاہب انسان کو متقی کا درجہ دیتے ہیں۔ مگر اسلام اس سے اوپر لیجاتا ہے۔ اور دیگر مذاہب جو درجہ انسان کو دینے کا وعدہ کرتے ہیں وہ انسان کی ساری اپنی کوشش اور سعی پر موقوف رکھتے ہیں۔ لیکن اسلام کہتا ہے کہ جب انسان اپنی ہمت و کوشش صرف کر کے متقی کے درجہ پر پہنچ جائے تو اس کے لئے ہم نے اس کتاب میں ایسی تعلیم رکھ دی ہے کہ جس پر عمل کرنے سے خدا آپ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ پھر یہ اسلام اور دیگر مذاہب میں یہ ایک بہت بڑا فرق ہے کہ دوسرے مذاہب تو کہتے ہیں کہ اگر تم فلاں فلاں کام کرو تو خدا تک پہنچ جاؤ گے۔ دکھوں سے چھوٹ جاؤ گے مگر اس بات کا کوئی ثبوت نہیں دے سکتے کہ کسی انسان کو یہ بات حاصل بھی ہوئی ہے۔ مگر قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون کہ ہم ہی نے اس کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کے الفاظ اور مطالب کی حفاظت کریں گے۔ قرآن کے الفاظ کی جس قدر حفاظت کی گئی ہے اور اس کے جو سامان پیدا کئے گئے ان پر گفتگو کی ضرورت نہیں۔ معنوی حفاظت کے متعلق رسول اللہ صلعم نے فرمایا ان اللہ عزوجل یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ کہ ہر صدی کے سر پر مجدد آیا کرے گا۔ جس کو کلام الہی سے مشرف کیا جائیگا پس یہ ضروری تھا کہ ہر صدی کے سر پر مجدد آوے تاکہ خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا دنیا کے سامنے نمونہ ہوں۔ اور دوسروں کو پہنچائیں۔ چنانچہ اسلام میں ہر زمانہ میں ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں۔ اور اس زمانہ میں حضرت مرزا صاحب مبعوث ہوئے ہیں۔

یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے کہ جس سے مذہب کی اصل غرض حاصل ہوتی ہے یعنی انسان خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔ اور یہ صرف زبانی بات ہی نہیں بلکہ اس کا ثبوت بھی دیتا ہے۔

دعوت الی الخیر

انگلستان میں تبلیغ احمدیت

ایک صاحب کا قبول اسلام

ایک احمدی کے اعلیٰ نمونہ کا اثر

ایک فوجی نوجوان کا قبول اسلام

لنڈن کی مود سوسائٹی میں نشست و برخاست کے متعلق چند ہدایات برادرم چودھری ظفر اللہ خانصاحب احمدی بیرسٹر نے مجھے کی تھیں وہ یہاں بہت ہی مفید اور کار آمد ثابت ہوئیں۔ ایسا ہی مکرمی ڈاکٹر عباد اللہ صاحب اور چودھری فتح محمد صاحب نے کچھ باتیں فرمائی تھیں۔ ان سے بھی میں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ لیکن یہاں عملی طور پر رات دن جو کچھ برادرم قاضی عبد اللہ صاحب نے مجھے بتلایا اور خود کر کے دکھایا اس کے واسطے ان کا خصوصیت سے مشکور ہوں۔ یہ تو تمہید میں شکریئے ہو گئے۔ اصل بات جس کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ چودھری فتح محمد صاحب نے ایک دن بڑے زور سے فرمایا تھا کہ لنڈن میں بعض جگہ (اوک ٹری) Oak Tree ہیں (درخت بلوط) ان کے نیچے بیٹھنے سے بہت ہی صحت افزا ہوا اندر جاتی ہے اور خاص فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ برادرم قاضی صاحب سے میں نے کئی دفعہ دریافت کیا۔ مگر وہ کچھ نہ بتلا سکے۔ آخر دوسرے اصحاب سے دریافت کرنا پڑا

میں ایک دن اُس پارک میں پہنچا جہاں شاہ بلوط کے درخت کثرت سے ہیں۔ شام کا وقت تھا۔ کچھ تقاطر ہو رہا تھا۔ اس واسطے سیر کا تو چنداں لطف نہ آیا مگر پوچھتے ہوئے میں اوک کے چند درختوں کے پاس جا پہنچا اور اُن کے نیچے کھڑے ہو کر انھیں دیکھنے لگا۔ تھوڑی ہی دیر میں ایک خوش شکل فوجی نوجوان بھی وہاں آگیا جو ایک عرصہ سے فرانس کے میدان جنگ میں حق خدمت ادا کر کے آخر زخمی ہونے کی وجہ سے داخل ہسپتال ہوا۔ اور ابھی تک ہسپتال میں ہے۔ مگر اب چل پھر سکتا ہے۔ حسن اتفاق سے سمجھو یا منشائے الٰہی وہ بھی میرے پاس آکھڑا ہوا۔ پہلے تو درخت کے متعلق گفتگو ہوئی۔ کیا یہ درخت ہندوستان میں بھی ہے۔! اس سے ہندوستان کا ذکر چلا۔ ہندوستان کو خدا نے اس زمانہ میں ممتاز کیا کہ اپنے نبی مسیح موعود کو وہاں بھیجا۔ یہاں سے سلسلہ تبلیغ شروع ہوا۔ نوجوان نیک دل تھا۔ صداقت اسلام کا پہلے بھی اُس کے دل پر اثر تھا آخر نتیجہ یہ ہوا کہ اُسی ملاقات میں اُس نے اسلام قبول کیا۔ انگریزی نام مسٹر جے لڈل ہے۔ اسلامی نام جمال الدین رکھا گیا اُس دن سے اُس کے ساتھ سلسلہ خط و کتابت جاری ہے۔ چند کتابیں مطالعہ کر چکا ہے۔ اللہ تعالےٰ اُسے استقامت۔ نیکی اور تقوےٰ عطا کرے۔ آمین

میں وہاں درخت دیکھنے گیا تھا وہاں سے بیعت کی درخواست لے آیا۔ فالحمد للہ۔ ثم الحمد للہ

خلیفہ صاحب کی صداقت اپنا پھل لائی۔

خلیفہ صاحب کے نقطہ سے منکرین خلافت تو جل بھن کر خاک ہو جاتے ہیں اور ہونا بھی چاہیئے کیونکہ خلافت کی صداقت اور حقانیت دن بدن زیادہ روشن اور چمکدار ہوتی جاتی ہے۔ مگر خلافت کے مخلصین اس نقطہ کو سُن کر خوشی اور حمد سے بھر جاتے ہیں۔ اور انھیں ایسا ہی کرنا چاہیئے۔ کیونکہ خدا نے انھیں حق اور سچائی کی راہ دی۔ بیشک اس زمانہ میں راہ حق حضرت خلیفۃ المسیح ہیں۔ جو اس راہ کو چھوڑتا ہے وہ گمراہی پر ہے خواہ وہ بڑا ہو یا بوڑھا ہو۔ جب اللہ پاک نے ایک شخص کو خلافت عطا کی تو پھر من کفر بعد ذالک فاولٰئک ھم الفاسقون۔ پہلے شیطان ایک تھا اس کے واسطے صیغہ واحد کا استعمال ہوا۔ پھر اُس نے جماعت بنالی تو صیغہ جمع کا ہو گیا۔

مگر میری مراد اس سُرخی سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ و نصرہ اللہ و سلمہ اللہ نہیں۔ بلکہ دربار خلافت کے ایک خادم مخدومی مکرمی حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب سے ہے۔ جو صدر انجمن کے محکمہ فنانس کے افسر اعلیٰ ہیں۔

میں پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ مولوی فاضل عبد المحی عرب صاحب نے لنڈن میں ایک ہوٹل کھولا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انھیں اس تجارت میں خیر و برکت اور نفع عطا کرے۔ گاہے ہم بھی ضرورتاً ان کے ہاں کھانا کھاتے ہیں۔ ایک دن عرب صاحب نے ایک ہندوستانی سے ملاقات کرائی۔ اور فرمایا کہ یہ صاحب احمدیت کے بہت قریب آگئے ہیں۔ گویا ملتے ہی ہیں۔ میں نے بھی چند باتیں اُن سے کہیں اور سلسلہ ملاقات جاری رہا۔ اُنھوں نے احمدیت کو صدق دل کر قبول اور فارم بیعت پر دستخط کئے۔ ان کا اسم شریف شمس الدین ٹاگو ہے۔ امریکہ اور یورپ کی سیر کر چکے ہیں اور آجکل لنڈن کے ایک کالج میں تعلیم پاتے ہیں۔

سب سے بڑی بات جو ان کے دل کو ایک عرصہ سے احمدیت کی طرف کھینچ رہی تھی وہ ایک احمدی بہادر کی دیانت اور تقویٰ ہے جس کا قصہ مسٹر ٹاگو نے مفصل سُنایا۔ وہ بہادر جناب ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب ہیں۔ اور واقعہ اختصاراً یوں ہے کہ ڈاکٹر صاحب کو ایام ملازمت سرکاری میں ایک جگہ ایک مقدمہ کی شہادت میں دس ہزار روپیہ ایک فریق مقدمہ کی طرف سے ملتا تھا۔ بشرطیکہ ڈاکٹر صاحب ایک خلاف واقعہ امر بیان کرتے۔ مگر ڈاکٹر صاحب موصوف نے دس ہزار کو کوڑی کے برابر نہ جانا اور سچائی پر قائم رہے اور پھر اس سچائی پر قائم رہنے کے سبب تکلیف بھی اُٹھائی۔ یہ قوت اور یہ عزم صرف ایسے شخص میں ہی ہو سکتا ہے جو صادق ہو۔ اور صادقوں کے ساتھ اُس کا تعلق ہو۔ اس واسطے مسٹر ٹاگو بھی صادق کے ہاتھ پر صادقین کی جماعت میں داخل ہو گئے۔ اللھم زد فزد۔ اس شخص کا ہدایت پا جانا بھی ڈاکٹر خلیفہ صاحب کے ثواب میں انشاء اللہ ایک بڑا اضافہ ہے۔ اور مجھے اُمید ہے کہ ان کا اخلاص اور دینی محبت اُن کو بہت سے بلند درجات اور عالی مرتبے عطا کرے گی۔

مجھے اپنی خیریت کی خبر سے خوش رکھو

میرے محبین میرے حالات اخباروں میں پڑھتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں۔ پر میرے پیارو میں تمھارے حالات کس اخبار میں پڑھوں۔ جب تک تم مجھے خط نہ لکھو میں تمھاری صحت عافیت اور روحانی ترقیات سے کس طرح آگاہی پاؤں۔ کیا میں لنڈن میں آکر اپنے قدیمی دوستوں اور کرمفرماؤں اور عزیزوں کے حالات کی آگاہی سے بے پرواہ ہو گیا ہوں۔ ہرگز نہیں۔ اگرچہ میری توجہ زیادہ تر اس طرف ہے کہ یورپ کیونکر مسلمان ہو جائے۔ تاہم میرے اوقات کا ایک بڑا حصہ اپنے محبین کے خیال میں اور اُن کے واسطے دعاؤں اور توجہ میں گذرتا ہے بسا اوقات لنڈن کی بیرونی سیرگاہوں کے جنگل ہوتے ہیں جو کئی میل میں پھیلے ہوتے ہیں اور میں ہوتا ہوں جو تنہائی اور خاموشی میں پیاروں کی یاد میں آنسو بہاتا ہوں۔ میں یقین کرتا ہوں کہ میرے آنسو خالی نہ جائیں گے۔ اور خدائے عالم الغیوب اور قادر مطلق میرے پیاروں کے حق میں دعائیں قبول فرمائیگا۔ چونکہ مجھے فرصت کم ہے اس لئے میں سب کو خط نہیں لکھ سکتا۔ ہاں سب کے لئے دعا کر سکتا ہوں اور کرتا ہوں مجھے عشاق کی ضرورت ہے جو مجھے خط لکھیں مگر خط کے جواب کی اُمید نہ رکھیں۔ ہاں میرا اللہ ان کو اس بات کا اجر دیگا کہ اُنھوں نے مجھے خوشوقت کیا ؎

"اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی"

اے خدائے لم یزل و لا یزال تو ہے۔ اور ہم کچھ نہیں سب تجھسی کی اور سب قوت تجھسے ہے اور سب توفیق تجھ سے ہے اور سب رزق تجھ سے ہے۔ اور سب علم تجھ سے ہے۔ اور سب عافیت تجھ سے ہے۔ سو تو سب محسنات محبین صادق کو

ہنگامۂ یورپ

محاذ فرانس و بلجیم لنڈن- ۱۴- اکتوبر- ایک فرانسیسی کمیونیک مظہر ہے کہ تمام محاذین پر خصوصاً ضلع بیتھین اور واکارک اور کلیفورنیا کی سطح مرتفع پر توپخانہ کی خاصی سرگرمی رہی۔

برطانوی کامیاب حملہ لنڈن- ۱۴- اکتوبر- ایک برطانوی کمیونیک مظہر ہے کہ مونشی لے پریوز کے جنوب مغرب میں ملکی سپاہ نے ایک کامیاب دھاوا کیا- قیدیوں کی تعداد ۲۴۳ تک پہنچی ہے- جس میں ۱۲- افسر ہیں۔

دشمن کی سخت گولہ باری لنڈن ۱۵- اکتوبر آج سہ پہر کو سر ڈگلس ہیگ کا مرسلہ کمیونیک مظہر ہے کہ بریدسینڈ کے جنوب میں اصلی پشتہ پر دشمن نے ہمارے استحکامات پر شب کو سخت گولہ باری کی- مونشی لاپریوز پکل کے حملہ میں ۵۳ قیدی ہمارے ہاتھ لگے- پیدل سپاہ نے ۲۰۰ جرمنوں کو مارا- اور سات خندقیں برباد کیں۔

روس میں بدامنی پیٹروگراڈ- ۱۶- اکتوبر کو جرائم پیشہ اور بھگوڑوں کے جتھے کے جتھے خارکاف پر لوٹ مار کے لئے ٹوٹ پڑے اور جن سپاہیوں کو ان کی دست درازیاں روکنے کے لئے متعینات کیا گیا انہیں گولیاں چلائیں- تمام دن معرکہ آرائی ہونے کے بعد شام کو مارشل لا جاری کیا گیا- غلہ کے قحط کی وجہ سے ایسے ہی فسادات بسارابیا- پودوالگا- خرسون اور استراخاں کے صوبہ جات میں اکثر شہروں میں واقع ہوئے جن کا فوراً انسداد کیا گیا۔

جرمنی کی نازک حالت زیورچ- ۱۴- اکتوبر وائنا کا اخبار آربیٹر زیٹنگ جو آسٹریا میں جرمن اشتراکی جمہوریت پسندوں کا اخبار ہے رقمطراز ہے کہ ڈاکٹر مائیکیلس کو یقیناً علیحدہ ہو جانا چاہیئے- وہ اپنی جگہ پر قائم نہیں رہ سکتے۔ اپنی حکومت کی قلیل مدت میں انھوں نے مصائب پر مصائب نازل کی ہیں- آج جرمنی کی حالت سخت نازک ہے اور اس کے لئے ایک بڑی شخصیت کی ضرورت ہے۔

جزیرہ الینڈ پر حملہ کی امید اسٹاکہام ۱۵ اکتوبر خیال کیا جاتا ہے کہ جرمن جزیرہ آلینڈ پر قبضہ کرنے کی کوشش کریں گے تاکہ فنلینڈ میں قبل برف سے راستہ رک جانے کے اپنے قدم جمالیں اور ہلسنگفورس پر حملہ کی آسانی ہو۔

قیصر صوفیہ میں قیصر جرمنی ہر کلیان کے ساتھ صوفیہ پہنچ گیا ہے- بادشاہ نے ان کا استقبال کیا

قفقاز میں ترکی شکست ایک روسی سرکاری کمیونیک مظہر ہے کہ ہم نے ارمیا کے جنوب میں ترکوں کو ایک بلندی سے بھگا دیا۔

جرمن ملاحوں کا کام کرنے سے انکار ایمسٹرڈم- قابل وثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ جرمن ملاحوں میں آبدوزوں پر کام کرنے کے لئے سخت ناراضگی پھیلی ہوئی ہے- اور بہت سے جرمن حال ہی میں کام کرنے سے انکار پر گولی سے مارے جاچکے ہیں۔

جاپانی امداد واشنگٹن سے ایک لاسلکی تار مظہر ہے کہ جاپان نے اتحادیوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو ۴ لاکھ ٹن وزن کے جہاز بطور امداد دیگا

امریکہ کی نئی فوج مسٹر بیکن نے بیان کیا ہے کہ نئی فوج کے جو آدمی فی الحقیقت زیر تربیت ہیں یا جنہیں حکم دیا جاچکا ہے ان کی میزان ۳۴ ہزار ایکسو ۱۸ ہے۔

فرانسیسی صلح پسندوں کو سزا

۶- اشخاص کو صلح کے متعلق پمفلٹ تقسیم کرنے کے جرم میں ۴ ماہ سے دو سال تک مختلف میعاد کی سزائے قید دی گئی۔

ہندوستان کی خبریں

ہز ایکسلنسی وائسرائے کی صاحبزادی بطور کلرک آنریبل ایتھی تھیلیسگر جو کہ حضور وائسرائے کی ایک صاحبزادی ہیں اور مس ماوسن جو سر جارج بارنس کی صاحبزادی ہیں وہ دونوں گورنمنٹ آفس شملہ میں ان دو آدمیوں کی جگہ بطور کلرک کام کر رہی ہیں جو اہم کاموں کے لئے باہر بھیجے گئے ہیں

بہار میں مزید فساد تھانہ پالی گنج ضلع گیا کے علاقہ میں ایک اور موضع لوٹ لیا گیا- اور ضلع آرہ میں بھی ایک موضع کے لوٹے جانے کی خبر آئی ہے- خیال کیا جاتا ہے کہ ضلع گیا سے لٹیروں کی ایک جماعت جہان آباد کی طرف بڑھ رہی ہے- مقامی حکام فوری تدابیر اختیار کر رہے ہیں۔

سندھ کالج میں سٹرائک طلبائے سندھ کالج نے ۱۰- اکتوبر کو ایک نئے یورپین پرنسپل کی تقرری کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر سٹرائک کر دی۔

مسٹر صوبہ راؤ لاہور میں آل انڈیا نیشنل کانگریس کے جائنٹ سکرٹری آج کل لاہور میں ہیں- ہفتہ کے روز بریڈلا ہال لاہور میں ان کا لیکچر ہوگا۔

پنجاب سکرٹریٹ کے دفتر پنجاب سکرٹریٹ اور ماتحت دفاتر جمعرات کے روز شملہ میں بند ہوئے اور پیر کے روز لاہور میں کھلیں گے۔

انسپکٹر جنرل پولیس صوبجات متحدہ شملہ میں

مسٹر- ڈبلیو- ایس- مار- سی آئی- سی- ایس انسپکٹر جنرل پولیس صوبجات متحدہ شملہ میں پہنچ گئے ہیں- اور ہوم آفس کے ماتحت سپیشل ڈیوٹی پر لگائے گئے ہیں۔

باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر (۳۲۸) پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا